11 خُرد مالکاری شعبے کی کارکردگی

11.1 تعارف

دیہی اور شہری علاقوں میں چھوٹے قرضوں کا تصور کافی عرصے سے کوآپریٹوز کی شکل میں رائج ہے جن کی کوئی نگرانی کا کوئی نظام نہیں۔ تاہم خرد مالکاری یعنی چھوٹے قرضوں کا ایک انقلابی معاشرتی حقیقت کے طور پر آغاز 1970ء کی دہائی میں گرامین بینک کے قیام سے شروع ہوا۔ تب سے دنیا بھر خصوصاً ایشیا میں گرامین بینک کی کامیابی کی تقلید کرتے ہوئے خرد مالکاری کا شعبہ ترقی کر رہا ہے۔ یہ بینک ڈاکٹر محمد یونس نے معاشرے کے غریب اور محروم طبقات کے لیے تجرباتی بنیادوں پر قائم کیا تھا۔ اس بینک نے غریبوں خصوصاً خواتین تک قرضوں کی رسائی آسان بنانے کے لیے بے پناہ کوششیں کیں جس کا مقصد غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ کرنا تھا جو کسی ترقی پذیر ملک کے بنیادی مسائل ہیں۔ اس سے نا صرف ان لوگوں کو رقوم فراہم ہوئیں جنہیں عموماً مالی طور پر غیر مستحکم سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ لوگ قرضے حاصل کرنے کے اہل بھی ہیں کیونکہ ان افراد سے قرضوں کی وصولی کا ثابت شدہ ریکارڈ 98 فیصد سے زائد تھا۔

اگرچہ پاکستان نے اس میدان میں تاخیر سے قدم رکھا پھر بھی خاصی پیش رفت کی ہے۔ غیر سرکاری انجمنیں (این جی اوز) اور رورل سپورٹ پروگرام (آر ایس پیز) 1980ء کے عشرے سے چھوٹے قرضے فراہم کر رہے ہیں تاہم ان کا دائرہ کار بہت محدود تھا۔ نئے ہزاریے کے آغاز پر بین الاقوامی توجہ بڑھ جانے کی وجہ سے پاکستان میں خرد مالکاری کے شعبے کی ترقی تیز ہوگئی ہے۔ فی الوقت پاکستان میں چھ خرد مالکاری بینک (خ م ب) کام کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ 14 دیگر خرد مالکاری فراہم کنندگان (خ م ف) بھی ہیں جن میں رورل سپورٹ پروگرام، این جی اوز اور تجارتی مالکاری ادارے شامل ہیں (دیکھئے باکس 11.1)۔

باکس 11.1: خرد مالکاری ادارے

مائیکرو فنانس آرڈیننس (2001ء) میں خرد مالکاری ادارے کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ یہ ایک کمپنی ہے جو چھوٹے قرضوں کی خدمات فراہم کرنے کے لیے عوام سے امانتیں وصول کرتی ہے۔ پاکستان میں خرد مالکاری اداروں میں خرد مالکاری بینک شامل ہیں جن کے قواعد وضوابط کا ذمہ دار اسٹیٹ بینک ہے۔ ان کے علاوہ کچھ غیر سرکاری انجمنیں، رورل سپورٹ پروگرام اور تجارتی مالی ادارے بھی ہیں جن کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:

غیر سرکاری انجمنیں: ان میں خرد مالکاری اداروں کے طور پر کام کرنے والی این جی اوز کے علاوہ وہ تنظیمیں شامل ہیں جو اپنے کثیر جہتی ترقیاتی پروگرام کے تحت چھوٹے قرضے بھی دے رہی ہیں۔ کشف، سندھ ایگریکلچرل اینڈ فاریسٹری ورکرز کوآرڈینیشن آرگنائزیشن (SAFWCO)، اخوت، اورنگی پائلٹ پروجیکٹ اور اثاثہ خرد مالکاری اداروں کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں۔ ڈویلپمنٹ ایکشن فار موبلائزیشن اینڈ امنسپیشن (DAMEN)، ترقی فاؤنڈیشن اور سنگی اپنی دیگر ترقیاتی خدمات کے علاوہ خرد مالکاری خدمات بھی فراہم کر رہی ہیں۔

رورل سپورٹ پروگرام: یہ پروگرام اپنے کثیر جہتی دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت خرد مالکاری خدمات بھی فراہم کر رہے ہیں۔ فی الوقت چار رورل سپورٹ پروگرام چل رہے ہیں جن میں نیشنل رورل سپورٹ پروگرام، پنجاب رورل سپورٹ پروگرام، سرحد رورل سپورٹ پروگرام اور تھردیپ رورل ڈویلپمنٹ پروگرام شامل ہیں۔

تجارتی مالی ادارے: یہ مالی شعبے کے اصل دھارے میں موجود مالی ادارے ہیں جو اپنے وسیع تر تنظیمی تناظر کے اندر علیحدہ طور پر خرد مالکاری خدمات بھی فراہم کر رہے ہیں۔ اس طرح کے دو ادارے اورکس لیزنگ اور دی بینک آف خیبر ہیں۔

ماخذ: مائیکروفنانس انسٹی ٹیوشنز آرڈیننس (2001ء)، پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک پرفارمنس انڈیکیٹرز رپورٹ (2005ء)

خرد مالکاری بینکوں کے قیام کے باوجود اس شعبے کی پہنچ ابھی تک محدود ہے۔ ان بینکوں کی صرف 4 فیصد آبادی تک رسائی ہے جبکہ اس کی امکانی مارکیٹ ڈھائی سے تین کروڑ کی ہے۔ اس کی وجہ عام طور پر یہ بیان کی جاتی ہے کہ خرد مالکاری کے شعبے پر تاخیر سے توجہ دی گئی ہے۔ ان حوصلہ افزا امکانات کے باوجود کچھ اہم مسائل ہیں جو اس شعبے کی مستقبل کی نمو کے حوالے سے خاص توجہ چاہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ مسائل غریبوں تک مالکاری خدمات کی رسائی، کارروائیوں اور لاگت کا مؤثر ہونا، مصنوعات کا تنوع اور سب سے اہم امانتوں میں اضافے کے ذریعے خود انحصاری کا حصول ہیں تاکہ یہ شعبہ مالی طور پر پائیدار بن سکے۔

حکومت پاکستان اور اسٹیٹ بینک نے چھوٹے قرضوں کے شعبے کو مستحکم اور پائیدار بنیادوں پر استوار کرنے کا بھرپور عزم کر رکھا ہے۔ اس شعبے کے لیے پالیسی سازوں کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ایک سازگار ماحول پیدا کیا جائے جس میں خرد مالکاری ادارے پھل پھول سکیں اور غریب افراد کو ہر قسم کی مالی خدمات فراہم کی جاسکیں۔ مالی سال 2008ء کے بجٹ میں اس شعبے کی نمو اور توسیع کے لیے کچھ تعمیری اقدامات تجویز کیے گئے ہیں جن میں پانچ سال کے لیے خرد

مالکاری بینکوں کی آمدنی کو ٹیکس سے مستثنٰی کرنا شامل ہے۔

11.2 پالیسی ڈھانچے کی تیاری

اسٹیٹ بینک خرد مالکاری بینکوں کا نگراں ہے۔ پاکستان ان چند ممالک میں شامل ہے جہاں خرد مالکاری بینکوں کا قانونی اور قواعدی ڈھانچہ علیحدہ ہے۔ یہ ڈھانچہ ملک کی مستحق آبادی کو چھوٹے قرضوں کی سہولت بہم پہنچانے کے لیے ایک مؤثر ماحول فراہم کرتا ہے۔ حالیہ برسوں میں اسٹیٹ بینک نے اس شعبے کے فروغ اور ترقی کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں۔ خ م ب سے متعلق محتاطیہ قواعد میں منڈی کے تحرکات کی مناسبت سے وقتاً فوقتاً ترامیم کی جاتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کے خرد مالکاری کے کاروبار کے حوالے سے رہنما ہدایات جاری کی ہیں (دیکھئے باکس 11.2)۔ مزید برآں، 2010ء تک 30 لاکھ قرض داروں کی رسائی خرد مالکاری تک ممکن بنانے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے توسیعی خرد مالکاری رسائی (Expanding Microfinance Outreach, EMO) کے لیے ایک حکمت عملی ترتیب دی ہے جو فروری 2007ء میں حکومت پاکستان نے منظور کی۔ اس حکمت عملی میں خرد مالکاری کا تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس حکمت عملی میں رسائی کو 30 لاکھ افراد کے ہدف سے بھی بڑھانے کے بارے میں بھی سفارشات دی گئی ہیں۔ اس میں خرد مالکاری کی صنعت کو تجارتی خطوط پر استوار کرنے، کثیر فریقی اور بین الاقوامی شرکت کے ذریعے مسابقت لانے، تمام مالی خدمات کی فراہمی کی حوصلہ افزائی کرنے اور مصنوعات کے حوالے سے جدت لانے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ توسیعی خرد مالکاری رسائی کی حکمت عملی میں کہا گیا ہے کہ خرد مالکاری کو زیادہ کارگذار، متنوع اور پائیدار بنا کر اس شعبے کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تاکہ آئندہ پانچ چھ سال میں ایک کروڑ قرض داروں کا ہدف حاصل کیا جاسکے۔

مندرجہ ذیل سیکشن میں پورے خرد مالکاری شعبے کا ایک مختصر جائزہ دیا گیا ہے جس میں خرد مالکاری بینک اور خرد مالکاری فراہم کنندگان دونوں شامل ہیں۔

11.3 خرد مالکاری شعبے کی مجموعی کارکردگی

خرد مالکاری اداروں (خ م ب اور خ م ف) کی کارروائیوں میں 2006ء کے دوران نمایاں بہتری دیکھی گئی جس کا مشاہدہ خرد مالکاری صنعت کے تقریباً تمام پہلوؤں میں کیا جاسکتا ہے۔ خرد مالکاری کے متعدد بینک قائم کیے گئے ہیں، مجموعی اثاثہ جات میں اضافہ ہوا ہے، مصنوعات میں رفتہ رفتہ تنوع پیدا کیا جارہا ہے، برانچ نیٹ ورک وسیع کیا جارہا ہے اور قرض داروں اور قرضہ جات کی مجموعی تعداد میں نمو ہوئی ہے (دیکھئے جدول 11.1)۔

غریبوں کی آبادی والے علاقوں میں مالی خدمات فراہم کرنے کے لیے ہر سال مزید شاخیں قائم کی جارہی ہیں۔ 2006ء میں برانچ نیٹ ورک، جس میں 79.4 فیصد نمو ہوئی، ملک بھر میں 992 شاخوں پر محیط ہوچکا ہے۔ برانچ نیٹ ورک کے حوالے سے خرد مالکاری اداروں میں زیادہ تیزی رہی۔ نتیجے کے

باکس 11.2: خرد مالکاری کا کاروبار شروع کرنے کے حوالے سے کمرشل بینکوں کے لیے رہنما ہدایات

2006ء میں اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کو خرد مالکاری کا کاروبار شروع کرنے کے حوالے سے رہنما ہدایات جاری کیں۔ یہ رہنما ہدایات ان بینکوں کو آسانی فراہم کرنے کے لیے جاری کی گئی ہیں جو اپنے اثاثوں کا پورٹ فولیو متنوع بنا کر خرد مالکاری کے شعبے میں قدم رکھنا چاہتے ہیں۔ اب کمرشل بینک چار مختلف طریقوں سے خرد مالکاری خدمات فراہم کرسکتے ہیں جو یہ ہیں:

i۔ موجودہ شاخوں میں خرد مالکاری کاؤنٹرز کا قیام

ii۔ موجودہ شاخوں کو تبدیل کرکے یا نئی شاخیں کھول کر علیحدہ خرد مالکاری شاخوں قائم کرنا

iii۔ خرد مالکاری کا علیحدہ ذیلی ادارہ قائم کرنا جس کا مائیکروفنانس آرڈیننس 2001ء کے تحت الگ پیشہ ور بورڈ اور انتظامیہ ہو، اور

iv۔ اسٹیٹ بینک کے لائسنس یافتہ اور اسٹیٹ بینک کا لائسنس نہ رکھنے والے خرد مالکاری بینکوں اور این جی او خرد مالکاری اداروں کے ساتھ روابط قائم کرنا تاکہ قرضے دینے کے لیے فنڈ تشکیل دیے جاسکیں

ماخذ: ایس ایم ای ڈی کا سرکلر نمبر 10 بتاریخ 27 جون 2006ء۔

طور پر برانچ نیٹ ورک میں خرد مالکاری فراہم کنندگان کا حصہ 2006ء میں بڑھ کر 85.4 فیصد ہوگیا جبکہ 2005ء میں یہ 83.5 فیصد تھا۔ خرد مالکاری فراہم کنندگان کی یہ کامیابی زیادہ تر اس بنا پر ہے کہ یہ ادارے مقامی آبادی کی شراکت سے کام کرنے پر یقین رکھتے ہیں اور کسی نئی علاقے میں نیٹ ورک کا آغاز کرنے کے لیے انہیں شاذ و نادر ہی لمبے چوڑے انفراسٹرکچر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے ان کی کاروبار اور انتظامی کی لاگت کم ہوجاتی ہے۔ خرد

مالکاری بینکوں کو خرد مالکاری فراہم کنندگان سے سیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔

شاخوں کا بڑھتا ہوا انفراسٹرکچر خرد مالکاری شعبے کو ممکنہ گاہکوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کے حصول میں مدد دے رہا ہے جس کی بنا پر فعال قرض داروں کی کل تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ 2003ء سے 2006ء کے دوران قرض داروں کی تعداد 834,962 ہو چکی ہے جو 150 فیصد کی نمو کو ظاہر کرتی ہے۔ اگرچہ خرد مالکاری فراہم کنندگان کا موجودہ حصہ خرد مالکاری بینکوں سے زیادہ ہے تاہم یہ بتدریج کم ہو رہا ہے۔ قرض داروں کی مجموعی تعداد میں خرد مالکاری فراہم کنندگان کا حصہ 2006ء کے دوران گھٹ کر 61 فیصد رہ گیا جبکہ 2003ء میں یہ 71 فیصد تھا جس سے پتہ چلتا ہے کہ خرد مالکاری بینکوں میں گاہکوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

خرد مالکاری اداروں کی گاہکوں کی تعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2006ء میں ڈپازٹرز/رضاکار بچت کاروں کی کل تعداد 14 لاکھ تھی جبکہ قرض داروں کی تعداد 8 لاکھ تھی۔ بہرحال امانت داروں/رضاکار بچت کاروں کی جمع کی ہوئی رقم صرف 2.4 ارب روپے تھی جبکہ 8.4 ارب روپے کے قرضے دیے گئے۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ قرضے 2006ء میں کل اثاثوں کا صرف 47.6 فیصد تھے جو 70 فیصد کے بین الاقوامی معیار سے بہت کم ہے۔[1]

11.3.1 خرد مالکاری بینکوں کی کارکردگی

2006ء کے دوران خرد مالکاری بینکوں کے اثاثوں میں 24.3 فیصد کی (سال بسال) نمو ہوئی اور وہ 10.5 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ اثاثہ جات میں یہ نمو زیادہ تر خرد مالکاری بینکوں کی بڑھتی ہوئی رسائی کی وجہ سے ہوئی۔ 2006ء میں پاک عمان مائیکروفنانس بینکس لمیٹڈ[2] کے آغاز کے ساتھ ہی خرد مالکاری بینکوں کا نیٹ ورک وسیع ہو کر چھ بینکوں تک پہنچ گیا۔[3] رسائی میں نمو اور مالی خدمات کے حوالے سے خرد مالکاری بینکوں کی کارکردگی کو اطمینان بخش کہا جاسکتا ہے کیونکہ: (1) 2001ء سے خرد مالکاری بینک ہر سال (اوسطاً) 30 تک نئی شاخیں قائم کر رہے ہیں، اور (2) 06-2004ء کے دوران خرد مالکاری بینکوں نے 23,1408 نئے قرض داروں کو قرضے دیے جبکہ 03-2001ء کے دوران 95,000 کو قرضے دیے گئے تھے (دیکھیے جدول 11.2)۔ صرف 2006ء میں قرض داروں کی مجموعی تعداد 3 لاکھ 30 ہزار تک پہنچ چکی ہے جبکہ اس سے پچھلے سال ڈھائی لاکھ تھی۔ دوسری جانب مجموعی قرضے جس پر خرد مالکاری بینکوں کی سب سے زیادہ توجہ ہے، 3.4 ارب روپے تھے۔ بہرحال قرض داروں کی مجموعی تعداد میں اضافے کے باوجود رسائی اب بھی پوری ممکنہ مارکیٹ سے بہت کم ہے جو ڈھائی سے تین کروڑ ممکنہ قرض داروں پر مشتمل ہے۔

نئے قرض داروں کو اس شعبے کی طرف لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے رہنما ہدایات جاری کی ہیں تاکہ اہل قرض داروں اور قرضے کی زیادہ سے زیادہ مالیت کا تعین کیا جاسکے۔ ان قواعد وضوابط کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ خرد مالکاری بینک اپنے مینڈیٹ کے مطابق کام کریں اور رقوم کو غریبوں تک آسانی سے پہنچایا جاسکے۔ قرض داروں کی اہلیت کے لیے ساڑھے بارہ ہزار روپے ماہانہ ذاتی آمدنی کا معیار مقرر کیا گیا ہے اور قرض کی مالیت کی زیادہ سے زیادہ حد ایک لاکھ روپے سے بڑھا کر ڈیڑھ لاکھ روپے کردی گئی ہے۔ تاہم قرضوں کے جزدان میں 80 فیصد انفرادی قرضے ایک لاکھ روپے مالیت تک کے ہونے لازمی ہیں۔ بہرحال ابھی تک کہ خرد مالکاری بینک اپنے گاہکوں کو قرضے دینے میں احتیاط کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔ قرضے کی اوسط مالیت 8,721 روپے ہے۔ اس کی وجہ قرض داروں کی قرضے واپس کرنے کی اہلیت ہے جو ماہانہ آمدنی کے لگ بھگ 30 فیصد یعنی 3,750 روپے ماہانہ ہے۔ تاہم تعمیر مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ جیسے بعض خرد مالکاری بینک مختلف منصوبوں پر کام کر رہے ہیں اور ان کے اوسط قرضے کی مالیت 35,000 روپے ہے۔ مزید یہ کہ خرد مالکاری بینک چھوٹے کاروباری اداروں کے جاری سرمائے کی مالکاری پر بھی توجہ دے رہے ہیں جو قرضے لینے اور واپس کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جس سے آئندہ اوسط قرضے کی مالیت میں اضافہ ہوگا۔

اگرچہ اسٹیٹ بینک نے کہ خرد مالکاری بینکوں کو امانتیں اکٹھا کرنے کی اجازت دی ہے تاہم اپنے کاروبار کی طویل مدتی پائیداری کے لیے ان بینکوں نے ابھی تک اپنے وسائل کی بنیاد قائم نہیں کی ہے۔ 2006ء میں امانت داروں کی کل تعداد میں 115 فیصد کا اضافہ ہوا ہے تاہم امانتوں اور امانت داروں کی مطلق

[1] یو ایس ایڈ کی رپورٹ: Microfinance Performance in Pakistan: 1999-2005۔

[2] پاک عمان مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ کو کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے تحت 9 مارچ 2006ء کو پبلک لمیٹڈ کمپنی بنایا گیا۔ اسے 18 اپریل 2006ء کو کاروبار شروع کرنے کا اجازت نامہ ملا۔

[3] فی الوقت چار خرد مالکاری بینک (خوشحالی مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ، فرسٹ مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ، تعمیر مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ اور پاک عمان مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ) قومی سطح پر کام کر رہے ہیں جبکہ دو خرد مالکاری بینک (روزگار مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ اور نیٹ ورک مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ) ضلعی سطح پر مالی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔

جدول 11.1: خرد مالکاری اداروں کی رسائی

(ملین روپے میں)	خرد مالکاری بینک		خرد مالکاری ادارے		کل		فیصد تبدیلی
	05ء میں	06ء میں	05ء میں	06ء میں	05ء میں	06ء میں	05ء کی نسبت 06ء میں
شاخوں کی تعداد	91	145	462	847	553	992	79.4
قرضے	2,258	3,444	3,344	4,907	5,602	8,351	49.1
قرضدار ('000)	248	326	365	509	613	835	36.2
امانتیں/رضاکارانہ بچت	680	1,420	675	929.5	1,355	2,350	73.4
ڈپازٹرز ('000)	32	71	1,183	1,294	1,215	1,365	12.3
قرض گیری	4,328	5,139	1,004	730.4	5,332	5,869	10.1

ماخذ: او ایس ای ڈی، اسٹیٹ بینک اور پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک سالانہ رپورٹ 2006ء

تعداد کم رہی: 71,000 امانت داروں کے پاس 1.4 ارب روپے کی کل امانتیں ہیں۔

11.3.2 خرد مالکاری فراہم کنندگان اور خرد مالکاری بینکوں کے اثاثوں اور واجبات کا ڈھانچہ

خرد مالکاری شعبے کو مسلسل اور درست طور پر چلانے کے لیے مالی پائیداری لازمی عنصر ہے۔ خرد مالکاری بینکوں کے اثاثوں کی ہیئت ترکیبی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ قرضوں کی مد کی زیادہ تر فاضل رقم قرضوں کے بجائے ٹریژری اثاثہ جات میں رکھی جارہی ہے۔ بہرحال کل اثاثوں میں سرمایہ کاری کا حصہ کم ہوتا نظر آرہا ہے اور 2006ء میں یہ 48.4 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ 2005ء میں 55.4 فیصد تھا (دیکھیے شکل 11.1)۔ دوسری جانب سے اثاثوں کے پورٹ فولیو میں قرضوں کا حصہ بڑھ رہا ہے اور 2006ء میں یہ 32.8 فیصد [4] تک پہنچ گیا ہے جبکہ اس سے پچھلے سال یہ 26.7 فیصد تھا۔ قرضوں کا بڑھتا ہوا حصہ پاکستان میں خرد مالکاری کی صنعت کی پائیداری کے لیے اچھی علامت ہے۔ تاہم قرضوں کی موجودہ سطح تجارتی پائیداری کے لیے کافی نہیں اور اضافی رقوم کو قرضہ جات کی صورت میں فراہم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ کسی کامیاب اور پائیدار خرد مالکاری ادارے کے لیے یہی آمدنی کا اصل ذریعہ ہے۔

شکل 11.1: (الف) خرد مالکاری بینکوں کے اثاثوں کی ساخت

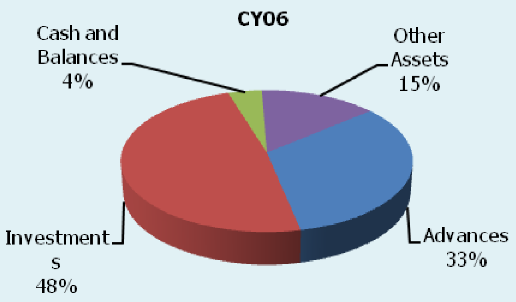

(ب) خرد مالکاری بینکوں کے اثاثوں کی ساخت

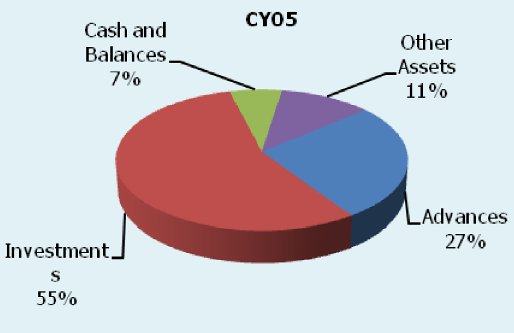

خرد مالکاری بینکوں کے مالی ڈھانچے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسطاً پچھلے پانچ سال میں ان بینکوں کی مجموعی مالی بنیاد میں قرض داری اور ایکویٹی دونوں کا مشترکہ حصہ تقریباً 85 فیصد تھا (شکل 11.2) جبکہ خرد مالکاری فراہم کنندگان کی صورتحال شکل 11.3 سے ظاہر ہے۔ 2006ء میں قرضہ جات کی نمو کم ہوکر 18.8 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ 2005ء میں نمو کی شرح 66.4 فیصد تھی۔ بہرحال 2006ء کے دوران قرضوں کا 95 فیصد سے زائد حصہ خوشحالی بینک تک محدود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرضوں کا مکمل انحصار ایشیائی ترقیاتی بینک کی فراہم کردہ رقوم پر ہے۔

[4] 2006ء کے دوران تعمیر بینک، فرسٹ مائیکروفنانس بینک اور خوشحالی بینک خرد مالکاری بینکوں کے کل اثاثوں کے لگ بھگ 90 فیصد کے مالک تھے۔

جدول 11.2: خرد مالکاری بینکوں کی رسائی

(ملین روپے میں)	2003ء	2004ء	2005ء	2006ء
اداروں کی عمر (سال)	3	4	5	6
شاخوں کی تعداد	56	75	91	145
قرضے*	736	1,537	2,258	3,444
قرضدار ('000)	95	178	248	326
امانتیں	392	469	680	1,420
ڈپازٹرز ('000)	10	19	32	71
قرض گیری	1,403	2,601	4,328	5,139
قرض کی اوسط مالیت	7,969	7,340	9,450	8,721
امانت کی اوسط مالیت	38,625	25,229	20,867	20,731

* خالص تموین

ماخذ: او ایس ای ڈی، اسٹیٹ بینک، پی ایم این

شکل 11.2: خرد مالکاری بینکوں کی فنڈنگ کا ڈھانچہ۔ 2006ء

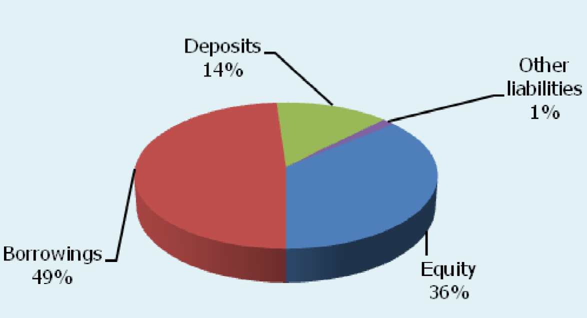

Source: State Bank of Pakistan

امانتیں اکٹھا کرنے کا عمل جو خرد مالکاری بینکوں کو مالی بنیاد فراہم کرتا ہے، کمزور رہا اور 2006ء کے دوران مجموعی امانتوں کا خرد مالکاری بینکوں کی کل مالی بنیاد میں صرف 13.5 فیصد حصہ تھا جو گذشتہ سال کے 8 فیصد حصے سے تھوڑا سا زیادہ تھا۔ امانتوں کا موجودہ کم حصہ زیادہ تر اس بنا پر ہے کہ خوشحالی بینک نے امانتیں جمع کرنے کے عمل کا آغاز نہیں کیا۔ اگرچہ بعض خرد مالکاری بینکوں نے امانتیں اکٹھا کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے تاہم وہ اب بھی اپنا تاثر بنانے اور عوام کو اپنی طرف لانے کے معاملے میں پیچھے ہیں۔ اس کے علاوہ خرد مالکاری بینکوں کو شہروں اور دیہات میں روایتی بینکاری شعبے کی جانب سے بھی مسابقت کا سامنا ہے۔ بہرحال اسٹیٹ بینک نے اپنی ای ایم اوحکمت عملی میں خرد مالکاری بینکوں کے مالی ڈھانچے میں تنوع لانے کی ضرورت پر زور دیا ہے تاکہ یہ شعبہ قرضوں تک محدود رہنے کی بجائے امانتیں جمع کرنے کے عمل کے ذریعے خود انحصاری کی طرف آ سکے۔ 2010ء تک 30 لاکھ گاہکوں کا ہدف حاصل کرنے کے لیے یہ لازمی معلوم ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ خرد مالکاری بینکوں کو مارکیٹ میں تحقیق بھی کرنی چاہیے تاکہ اپنے گاہکوں کے لیے بچت کی نت نئی مصنوعات لا سکیں۔

شکل 11.3: خرد مالکاری اداروں کی فنڈنگ کا ڈھانچہ۔ 2006ء

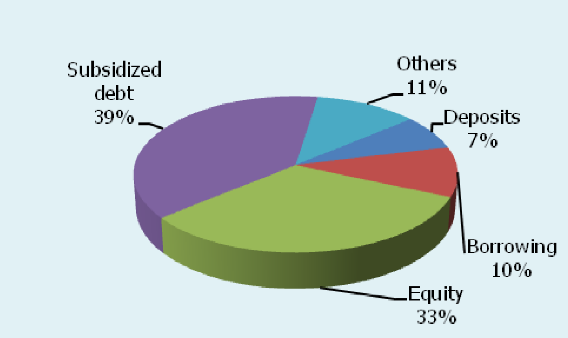

Source: Pakistan Microfinance Network

11.3.3 سرگرمیوں کے اعتبار سے قرضوں کی تقسیم

گذشتہ دو برسوں میں نئے خرد مالکاری بینکوں کے اضافے سے سرگرمیوں کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم میں تبدیلیاں آئی ہیں۔ ان میں سے کچھ بینک زیادہ تر چھوٹے کاروباری اداروں کو قرضے دینے پر زیادہ تر زور دے رہے ہیں اور زراعت اور گلہ بانی جیسے شعبوں کے لیے قرضے فراہم کرنے میں دلچسپی ظاہر نہیں کر رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ خرد مالکاری قرضے تاریخ میں پہلی بار قرضوں کے مجموعی جز دان میں 40.4 فیصد کے سب سے بڑے حصہ دار بن کر ابھرے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خرد مالکاری بینکوں نے اپنے جز دان میں تنوع لانے کے اقدامات شروع کر دیے ہیں اور چھوٹے کاروباری اداروں کو ان کی جاری سرمائے کی ضروریات کے لیے مالکاری فراہم کرنے پر توجہ دے رہے ہیں۔ یہ سلسلہ پہلے زراعت اور گلہ بانی کے شعبوں تک محدود تھا۔ یہ تنوع شکل 11.4 سے بالکل واضح ہو جاتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ زراعت اور گلہ

شکل 11.4: خرد مالکاری بینکوں کے قرضوں کی تقسیم، بلحاظ سرگرمی۔ 2006ء

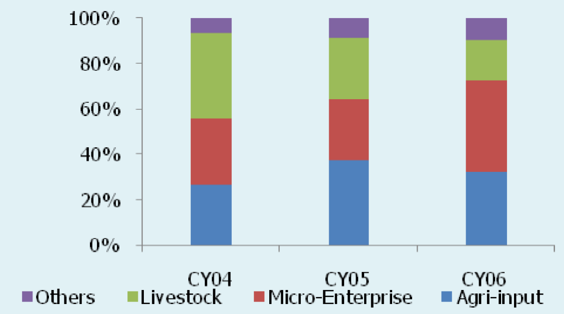

Source: State Bank of Pakistan

بانی کے شعبوں کا حصہ کم ہورہا ہے اور 2006ء میں بالترتیب 32.1 فیصد اور 18 فیصد تک پہنچ گیا ہے جبکہ اس سے پہلے یہ 37.4 اور 27.2 فیصد تھا۔ مصنوعات کا تنوع اس شعبے کی آئندہ کی نمو کے لیے نیک علامت ہے۔ یہ اس شعبے کو معاشرے کے اپنے زیر ہدف طبقے کی خدمت کے ذریعے ممکنہ مارکیٹ تک رسائی میں تعاون فراہم کرے گا۔ تاہم یہ رجحان دیہات میں خرد مالکاری بینکوں کی نمو کے امکانات کو کم کرسکتا ہے جہاں کے لوگ اپنی گذر اوقات کے لیے زیادہ تر زراعت اور گلہ بانی پر انحصار کرتے ہیں۔ خرد مالکاری کے شعبے میں تجربہ کار کمرشل بینکوں اور غیر سرکاری انجمنوں کی ممکنہ آمد سے شہروں کے مضافات اور دیہی علاقوں کے مابین قرضوں کے توازن کو برقرار رکھنے میں مدد ملنے کا امکان ہے۔

11.3.4 قرضوں کی بلحاظ صنف تقسیم

جدول 11.3: قرضوں کی بلحاظ صنف تقسیم، فیصد

	خرد مالکاری بینک		خرد مالکاری ادارے		کل	
	2005ء	2006ء	2005ء	2006ء	2005ء	2006ء
مرد	76	81	47	46	41	60
خواتین	24	19	53	54	59	40

ماخذ: اوایس ای ڈی، اسٹیٹ بینک، پی ایم این

صنف کے اعتبار سے قرضوں کی تقسیم بہت اہم ہے کیونکہ خرد مالکاری کا ایک اہم مقصد خواتین کو مالی طور پر مستحکم بنا کر انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا ہے۔ بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں خرد مالکاری بینکاری اس مقصد کے حصول میں زیادہ کامیاب نہیں کیونکہ قرض داروں کی کل تعداد میں خواتین کا حصہ کم ہورہا ہے اور 2006ء میں یہ مزید گر کر 19 فیصد ہوگیا۔ 2005ء میں یہ 24 فیصد تھا (دیکھئے جدول 11.3)۔ خواتین کا حصہ کم ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ چھوٹے قرضے زیادہ تر ان گاہکوں کو دیے جاتے ہیں جو معاشی طور پر سرگرم ہوں۔ دور دراز علاقوں میں رہنے والی خواتین زرعی شعبے میں ہاتھ بٹانے کے باوجود رسوم و رواج کی بنا پر تجارتی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے رہیں۔ اس سلسلے میں خرد مالکاری فراہم کنندگان کا تجربہ بہت حوصلہ افزا ہے جن کے گاہکوں میں 54 فیصد سے زائد خواتین ہیں۔ ان کا کامیاب تجربہ مقامی آبادی سے روابط استوار کرنے اور اسے شریک کرنے کا نتیجہ ہے۔

11.3.5 خرد مالکاری بینکوں کی مالی صحت

شکل 11.5: خرد مالکاری بینکوں کا اثاثوں پر بعد از ٹیکس منافع۔ 2006ء

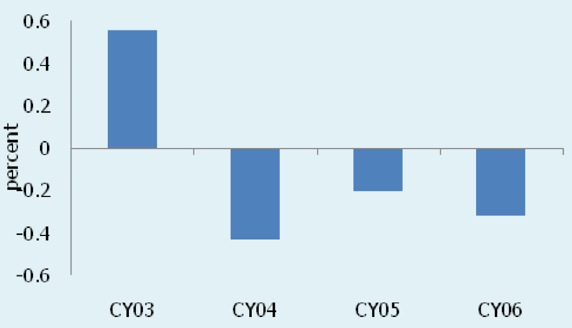

Source: State Bank of Pakistan

فی الوقت خرد مالکاری بینک اپنا کاروبار جمانے کے ابتدائی مراحل میں ہیں اور اتنے مستحکم نہیں ہیں کہ وہ اپنی پائیداری کے لیے معقول منافع کما سکیں۔ شکل 11.5 سے پتہ چلتا ہے کہ خرد مالکاری بینکوں کو 2003ء کے بعد سے نقصان ہورہا ہے۔ یہ نقصان زیادہ تر توسیعی سرگرمیوں کے بعد عملی و انتظامی اخراجات کی بنا پر ہوئے۔ بہرحال اس شعبے کی مجموعی نفع آوری منفی ہے تاہم انفرادی طور پر بعض سینئر خرد مالکاری بینکوں، جیسے خوشحالی بینک اور ایف ایم ایف بی ایل نے معقول منافع کمانا شروع کردیا ہے جو اس شعبے کی پائیداری کے لیے بہت مثبت علامت ہے۔ اس لیے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ آنے والے برسوں میں دیگر بینک ترقی کی موزوں سطح تک پہنچنے کے بعد منافع کمانا شروع کردیں گے۔

خرد مالکاری بینکوں کا قرضوں کا جزدان بڑھ رہا ہے جبکہ قرض واپس نہ کرنے والے قرض داروں کی شرح اور واپس نہ کیے جانے پر ختم کیے جانے والے

قرضوں کی تعداد کم ہے اور مزید گر رہی ہے۔ جہاں تک قرضوں کی وصولی کا تعلق ہے، خرد مالکاری بینکوں نے خود کو زیادہ کارگذار ثابت کیا ہے جو زیادہ تر ان کے نگرانی کے موثر نظام کی بنا پر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ خرد مالکاری بینکوں کے غیر ادا شدہ قرضے 2006ء میں 38.5 فیصد کم ہوکر 6 کروڑ 35 لاکھ روپے تک پہنچ گئے (دیکھئے جدول 11.4)۔ غیر ادا شدہ قرضے مجموعی قرضوں کے صرف 1.8 فیصد پر مشتمل ہیں جس سے خرد مالکاری بینکوں کی آئندہ کی نمو کو کوئی خطرہ نہیں کیونکہ ان غیر ادا شدہ قرضوں کی پوری تموین کی گئی ہے۔ 2006ء کے دوران خالص غیر ادا شدہ قرضے 3 کروڑ 4 لاکھ روپے منفی ہوگئے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر ادا شدہ قرضوں کے خلاف مزید تموین کی جارہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تموین اور غیر ادا شدہ قرضوں کا تناسب 2006ء میں مزید بہتر ہوکر 148 فیصد ہوگیا ہے جبکہ پچھلے سال یہ 84.1 فیصد تھا۔

جدول 11.4: خرد مالکاری بینکوں کے معیار اثاثہ کے اظہاریے

ملین روپے

	2005ء	2006ء
غیر ادا شدہ قرضے	103.3	63.5
خالص غیر ادا شدہ قرضے	16.4	-30.4
غیر ادا شدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب (فیصد)	4.4	1.8
غیر ادا شدہ قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب (فیصد)	4.6	1.8
تموین اور غیر ادا شدہ قرضوں کا تناسب (فیصد)	84.1	147.9
خالص غیر ادا شدہ قرضوں اور سرمائے کا تناسب (فیصد)	0.5	-0.8

ماخذ: او ایس ای ڈی، اسٹیٹ بینک

11.4 پائیداری کے مسائل

پاکستان کے خرد مالکاری شعبے میں نمو زیادہ تر ان اداروں کے طفیل ہورہی ہے جنہیں اپنے اخراجات پورے کرنے اور اپنی کارروائیاں جاری رکھنے کے لیے بہت زیادہ زراعانت دیا جارہا ہے، اس کے باوجود بیشتر خرد مالکاری بینکوں نے ابھی تک خود انحصاری حاصل نہیں کی اور وہ اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے کافی آمدنی پیدا نہیں کر پارہے۔ فی الوقت خرد مالکاری بینکوں کو 32 سے 36 فیصد وصولی کے اخراجات ہورہے ہیں جبکہ وہ لگ بھگ 18 فیصد شرح سود پر قرضے دے رہے ہیں جس سے آمدنی کا ایک خلا پیدا ہورہا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کارروائیاں پائیدار نوعیت کی نہیں۔ جہاں تک مالی خود انحصاری (اخراجات اور آمدنی کا تناسب) کا تعلق ہے، پاکستان میں خرد مالکاری ادارے ابھی تک بہت پیچھے ہیں۔ ان کی مالی خود انحصاری 62 فیصد ہے جبکہ جنوب مشرقی ایشیا اور افریقہ میں صحرائے اعظم کے جنوبی خطے میں یہ شرح علی الترتیب 109 فیصد اور 101 فیصد ہے۔[5]

2010ء تک 30 لاکھ قرض داروں کا ہدف حاصل کرنے کے لیے مالی طور پر پائیدار ماڈلز کے ذریعے مالکاری تک رسائی کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں خرد مالکاری شعبے کو پائیداری اور مزید نمو حاصل کرنے کے لیے کم لاگت کے ماڈلز تشکیل دینے ہوں گے کیونکہ موجودہ ماڈلز مزید زراعانت کا ہی تقاضا کریں گے۔ خرد مالکاری کی پائیدار سرگرمیوں کے ذریعے ہی نمو حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے خرد مالکاری شعبے کو لاگت پوری کرنے کے طریقے اختیار کرنے ہوں گے، کم لاگت کے متبادل ڈیلیوری کے طریقے وضع کرنے ہوں گے، اپنی مصنوعات اور خدمات کو متنوع بنانا ہوگا اور مصنوعات اور خدمات کے نرخوں کا دوبارہ تعین کرنا ہوگا جو لین دین کی لاگت کے مطابق متعین کیے جاسکیں۔

11.5 کیا خرد مالکاری کے شعبے کو زراعانت ملنا چاہیے؟

زراعانت نے پاکستان میں خرد مالکاری کی ترویج اور نمو میں اہم کردار ادا کیا ہے۔[6] اب جبکہ خرد مالکاری ادارے نمو حاصل کرنے کے مرحلے میں داخل ہونے کی تیاری کررہے ہیں تو زراعانت کے کردار میں تبدیلیاں لانے کی ضرورت ہے تاکہ اس شعبے میں ایک صحت مندانہ مسابقت کا ماحول پنپ سکے۔ آئندہ زراعانت صرف کارگذاری اور مالی پائیداری کے لیے دیا جانا چاہیے۔ خرد مالکاری ادارے دیہات اور شہروں دونوں میں خدمات فراہم کرتے ہیں۔ زراعانت ان اداروں تک محدود کردینا چاہیے جو غریب اور محروم علاقوں (یعنی دیہی سندھ اور بلوچستان، بارانی پنجاب اور صوبہ سرحد) میں خدمات فراہم کریں، اپنی استعداد بڑھائیں، صرف اپنی لاگت پوری نہ کریں بلکہ اختراعات لائیں اور ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی حکمت عملی میں اسٹیٹ بینک نے بھی سفارش کی ہے کہ پاکستان غربت مکاؤ فنڈ (Pakistan Poverty Alleviation Fund) خرد مالکاری اداروں کو رعایتی مالکاری فراہم کرنے کے لیے اہلیت کے پیمانے بنائے۔

[5] یو ایس ایڈ کی 2006ء میں شائع کردہ رپورٹ Microfinance Performance in Pakistan: 1999-2005 میں دی گئی معلومات پر مبنی۔

[6] یو ایس ایڈ کی رپورٹ Microfinance Performance in Pakistan: 1999-2005 کے مطابق 1999ء سے 2005ء تک پاکستان کے خرد مالکاری شعبے میں عالمی عطیہ دہندہ اداروں کی کل سرمایہ کاری کم از کم 40 کروڑ ڈالر تھی جو زیادہ عالمی بینک کی پی پی اے ایف کے لیے امداد اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے خرد مالکاری ترقیاتی پروگرام کی مد میں آئی۔

11.6 ماحصل

خرد مالکاری اداروں کے کاروبار کو بہتر بنانے کے لیے حکومت کی کوششوں اور اسٹیٹ بینک کے فعال کردار کی بنا پر اس شعبے میں رسائی کے حوالے سے تیزی آنی شروع ہوگئی ہے۔ جون 2007ء کے اختتام پر خرد مالکاری ادارے (بشمول خرد مالکاری بینک) تقریباً 12 لاکھ 80 ہزار فعال قرض داروں کی خدمت کررہے ہیں۔ بہرحال اس رسائی میں پیش رفت کے باوجود کچھ اہم مسائل ہیں جن کا تعلق کمرشل بنیادوں پر خرد مالکاری کارروائیوں کی پائیداری سے ہے۔ فی الوقت منڈی کے تمام شرکا کسی نہ کسی طرح گرانٹس اور زراعانت پر بڑی حد تک انحصار کررہے ہیں اور تب بھی خسارے میں جارہے ہیں۔ خرد مالکاری بینکوں کی مالی ساخت اس طرح کی ہے کہ ان اداروں کے پاس اپنے وسائل (امانتوں کا حصول) اکٹھا کرنے کا کوئی انتظام نہیں جو ان اداروں کی طویل مدتی پائیداری کے لیے بے حد اہمیت رکھتا ہے۔

زراعانت کے درست استعمال کے لیے یہ رقوم وسائل سے محروم علاقوں میں کارروائیاں کرنے والے خرد مالکاری اداروں کو یا پھر اپنے معمول کے اخراجات پورے کرنے کی بجائے استعداد بڑھانے، اختراعات لانے یا نمو پر توجہ دینے والے خرد مالکاری اداروں کو ترجیحی طور پر دی جانی چاہئیں۔

خرد مالکاری کی رسائی کی حکمت عملی کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ توقع کی جاتی ہے کہ خرد مالکاری کے اداروں کو آئندہ برسوں میں مزید مضبوط بنایا جائے گا اور روزگار کی پیداوار، خواتین کی خودمختاری اور غربت کے خاتمے میں ان کا کردار اور زیادہ اہم ہوجائے گا۔